۶۰ سال پہلے

ملتِ اسلامی کی عمارت دراصل اس ترتیب پر قائم ہوئی تھی کہ پہلے قرآن مجید' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت' پھر اہلِ علم و بصیرت کا اجتہاد۔ لیکن بدقسمتی سے اس ترتیب کو بالکل الٹ دیا گیا' اور نئی ترتیب یوں قرار پائی کہ پہلے ایک خاص زمانہ کے اہلِ علم و بصیرت کا اجتہاد' پھر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' اور سب سے آخر میں قرآن۔ یہی نئی ترتیب اس جمود کی ذمہ دار ہے جس نے اسلام کو ایک ساکن و غیر متحرک چیز بنا دیا ہے ...

تمام زمانی و مکانی قیود سے آزاد اگر کوئی ہے تو وہ صرف خداوند عالم ہے جس کے پاس حقیقی علم ہے' اور جس کے علم میں زمانہ کے تغیرات سے ذرّہ برابر کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا۔ اس علم کا فیضان' قرآن کی آیات اور اس کے لانے والے کے سینے میں ہوا تھا۔ وہی درحقیقت ایسا ماخذ اور سرچشمہ بن سکتا ہے جس سے ہمیشہ ہر زمانے کے لوگ اپنے مخصوص حال اور اپنی ضروریات کے لحاظ سے علوم' افکار اور قوانین اخذ کرتے رہیں۔ جب تک علماء اسلام اس اصل ماخذ و منبع سے اکتسابِ علم کرتے رہے اور صحیح غور و فکر سے کام لے کر اپنے اجتہاد سے علمی مسائل حل کرتے رہے' اس وقت تک اسلام زمانے کے ساتھ حرکت کرتا رہا۔ مگر جب قرآن میں غور و فکر کرنا چھوڑ دیا گیا' جب احادیث کی تحقیق اور چھان بین بند ہو گئی' جب آنکھیں بند کر کے پچھلے مفسرین اور محدثین کی تقلید کی جانے لگی' جب پچھلے فقہا اور متکلمین کے اجتہادات کو اٹل اور دائمی قانون بنا لیا گیا' جب کتاب و سنت سے براہِ راست اکتسابِ علم ترک کر دیا گیا' اور جب کتاب وسنت کے اصول کو چھوڑ کر بزرگوں کے نکالے ہوئے فروع ہی اصل بنا لیے گئے تو اسلام کی ترقی دفعتاً رُک گئی' اس کا قدم آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے ہٹنے لگا۔

(اشارات' سیّد ابو الاعلیٰ مودودیؒ' ربیع الاوّل ۱۳۵۳' مئی ۱۹۳۴)